اسلام کے عائلی نظام کے مقاصد-تحقیقی مطالعہ

*ڈاکٹر امان اللہ بھٹی

**نصرت عقیل

***حافظہ صبیحہ منیر

The family is the core element of society. Just that society can excel and achieve prosperity which has strong moral and social family system. If the matters of every family of society are right so family will run smoothly. Islam gives all the possible solutions for the safety and prosperity of better family system. A strong and solid family system depends upon the good relation between man and women. So for the improvement, rectification and stability of the society the existence of family life is compulsory.

عائلی نظام نہ صرف فطرت کا تقاضا ہے بلکہ عائلی زندگی قوم وملت کی تعمیر وترقی، خوشحالی وفارغ البالی میں بھی نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے وہ قوم جس کے افراد عائلی الجھنوں میں مبتلا ہوں وہ کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتی کیونکہ قوم مختلف خاندانوں سے تشکیل پاتی ہے اس سے اگر خاندان پرسکون نہ ہوں تو پوری قوم متاثر ہوتی ہے لہذا معاشرے کے استحکام اور اصلاح کے لیے عائلی زندگی اور اس کا وجود ناگزیر ہے عائلی زندگی اختیار کرنے کی تاکید قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلًا مِّنۡ قَبۡلِكَ وَ جَعَلۡنَا لَهُمۡ اَزۡوَاجًا وَّ ذُرِّيَّة ‎.(۱)

اور یقیناً ہم نے آپ سے پہلے بہت سے رسول بھیجے اور ہم نے انکو بیویاں اور بچے دیے۔

آرام وآسائش اس پرسکون زندگی کا نام ہے جس میں انسان کو ہر لحاظ سے سکون کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ سکون اس کو صرف گھر ہی میں میسر آتا ہے اس کے علاوہ صحت مند معاشرے کے قیام کے لیے اولاد کی تربیت کے لیے بقائے نسل کے ساتھ ساتھ عزت وعصمت کی حفاظت کے لیے عائلی زندگی کی ضرورت پیش آتی ہے۔

عائلی زندگی کے چند اہم مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔عفت وعصمت کا تحفظ ۲۔مودت ورحمت

---

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، ریلوے روڈ، لاہور

** ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی، لاہور

*** لیکچرر، اتفاق ہسپتال، ماڈل ٹاؤن، لاہور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳۔بقائے نسل انسانی　　　۴۔احساس ذمہ داری

۵۔تربیت اولاد　　　۶۔بہتر تعلیم وتربیت

۷۔اطمینان وسکون کا حصول　　　۸۔معاشی کفالت

۹۔بزرگوں کی نگہداشت　　　۱۰۔بہیمی قوتوں کا علاج

1۔عفت وعصمت کا تحفظ

عائلی زندگی کا ایک اہم مقصد اخلاق وعصمت کا تحفظ کرنا ہے کیونکہ اسلامی قانون میں زنا کو حرام قرار دیتا ہے اور اسلام مرد وعورت کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے فطری تعلق کو قید نکاح میں لا کر اس کو اخلاقی ضابطے کا پابند کریں تا کہ بے حیائی کے تمام دروازے بند ہو جائیں۔

اس لیے قرآن مجید میں نکاح کو لفظ احصان سے تعبیر کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں فرمان باری تعالی ہے:

وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ. (۲)

ان محرمات کے سوا باقی سب عورتیں تمہارے لیے حلال کی گئیں تا کہ اپنے اموال کے بدلے تم ان کو حاصل کرنے کی خواہش کرو قید نکاح میں لانے کے لیے نہ کہ آزاد شہوت رانی کے لیے۔

بقول مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ:

> حصن قلعہ کو کہتے ہیں اور احصان کے معنی قلعہ بندی کے ہیں جو مرد نکاح کرتا ہے وہ "محصن" ہے گویا وہ ایک قلعہ تعمیر کرتا ہے اور جس عورت سے نکاح کیا جاتا ہے وہ "محضہ" ہے یعنی اس قلعہ کی حفاظت میں آ گئی ہے جو نکاح کی صورت میں اس کے نفس اور اس کے اخلاق کی حفاظت کے لیے تعمیر کیا گیا یہ استعارہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ اسلام میں نکاح کا مقصد اخلاق اور عصمت کا تحفظ ہے اور عائلی نظام کا پہلا کام اس قلعہ کو مستحکم کرنا ہے جو نکاح کی صورت میں اس گراں قدر چیز کی حفاظت کے لیے تعمیر کیا جاتا ہے۔(۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنكُم البَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ أغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأحْصَنُ لِلفَرجِ وَمَن لَم يَستَطِع فَعَلَيهِ بِالصَّومِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاء. (۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی طاقت رکھتا

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح سے آنکھوں میں حیا آتی ہے اور شرمگاہ گناہوں سے محفوظ رہتی ہے اور جو شخص نکاح کی طاقت نہیں رکھتا وہ روزے رکھے کیونکہ روزوں سے شہوت ٹوٹتی ہے۔

عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں:

عورت کی عفت وعصمت سے مراد یہ ہے کہ خاوند اسے اپنی زندگی کا لازمی جزو سمجھے اور اپنی راحت وتسکین کا اسی کو ذریعہ سمجھے اور اسکی ناموس اور بقا کے لیے ہر ممکن کوشش کرے۔(۵)

جلال الدین عمری لکھتے ہیں:

شریعت زنا کی حرمت اور نکاح کے جواز کے ذریعہ دو اہم مقصد حاصل کرنا چاہتی ہے اول یہ کہ جنسی خواہش کے پورا کرنے میں بے قید اور آزاد نہ رہے بلکہ حدود کی پابندی کرے دوئم یہ کہ پابندی تحفظ عصمت کے لیے مفید اور کار آمد ہو۔صرف اسلام ایک ایسا فلسفہ پیش کرنے میں کامیاب ہے جو جنسی مسائل کو بھی اقدار کو بھی مجروح نہیں ہونے دیتا، جذبات وخواہشات کی غلامی سے بھی بچاتا ہے اور ان کی تسکین کے جائز اور فطری طریقوں کی بھی نشان دہی کرتا ہے۔(۶)

اسلامی قانون نے اخلاق وعصمت کی حفاظت کو سب چیزوں سے زیادہ اہمیت دی ہے اگر چہ وہ قید نکاح کو حتی الامکان ہر طریقے سے مستحکم کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن جہاں اس قید کے برقرار رہنے سے اخلاق وعصمت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو وہاں اس متاع گراں کی خاطر نکاح کی گرہ کو کھول دینا ضروری سمجھتا ہے۔

2۔مودت ورحمت

عائلی نظام زندگی کو اختیار کرنے کا بڑا مقصد یہ ہے کہ لوگ آپس میں مودت ورحمت سے رہیں اسی لیے اللہ تعالیٰ کو جائز کاموں میں سے سب سے پسندیدہ یہ ہے کہ انسان شادی کرے اور جائز کاموں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ یہ ہے کہ کوئی مرد اپنی بیوی کو طلاق دے دے۔

ایک گھر کے افراد آپس میں ایک دوسرے کی جان ہوتے ہیں ایک کو اگر تھوڑی سی تکلیف ہوتی ہے تو باقی سب پریشان ہو جاتے ہیں اور اگر خوشی ہو تو پھر بھی سب مل کر اس میں حصہ لیتے ہیں عائلی زندگی سے ہی دوسروں کے ساتھ رشتہ وتعلق بندھتا ہے ان رشتوں کی بناء پر لوگ ایک دوسرے کے قریب تر ہوتے چلے جاتے ہیں خود اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں۔

وَ مِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْھَا وَ جَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رَحْمَةً. (۷)

اوراس کی نشانیوں میں سے یہ کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت ورحمت پیدا کر دی۔

ایک دوسری جگہ پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْکُنَ اِلَیْهَا. (۸)

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اسی جنس سے اس کا جوڑ ا بنایا تا کہ اس کے پاس سکون حاصل کرے۔

ان دونوں آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان کے پاس سکون پاسکو۔اس آیت مبارکہ میں زوجیت کے تصور کو یوں پیش کیا:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ. (۹)

وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس۔

اس آیت مبارکہ کی وضاحت میں سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ لکھتے ہیں:

یعنی جس طرح لباس اور جسم کے درمیان کوئی پردہ نہیں رہ سکتا بلکہ دونوں کا باہمی تعلق و اتصال بالکل غیر منفک ہوتا ہے اس طرح تمہارا اور تمہاری بیویوں کا تعلق بھی ہے۔(۱۰)

عائشہ لیمون فاطمہ ھیرن اس آیت کے تحت لکھتی ہیں:

This is very important definition of the relationship between man and wife, they are expected to find tranquility in each other's company and be bound together not only by sexual relationship, but by "Love and Mercy(۱۱)"

بقول محمد ظفیر الدین

نکاح کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ رشتہ ازدواج کے ذریعے مرد اور عورت ان دونوں صنفوں میں باہم محبت اور پریم ہو، انس اور خلوص ہو اور ان میں سے ہر ایک کو طمانیت اور سکون قلب میسر آئے جو اجتماعی زندگی میں ترقی اور عروج کا ذریعہ ثابت ہوں۔(۱۲)

3۔بقائے نسل انسانی

عائلی زندگی کے اہم مقاصد میں سے ایک مقصد بقائے نسل انسانی ہے یہ ایک فطری جذبہ ہے اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں ہر جاندار کے کچھ جوڑے پیدا کیے ہیں تا کہ ان کے ملاپ سے ان کی نسل بڑھتی رہے انسان

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

چونکہ اشرف المخلوقات ہے اور اس کے لیے ہی زمین و آسمان کی تخلیق کی گئی ہے اس لیے سب سے زیادہ اہمیت نسل انسانی کو حاصل ہے اور اسی لیے انسانی بچے کی تربیت اور پرورش پر زیادہ زور دیا گیا ہے بقائے نسل انسانی کے لیے خود اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں اپنے بچوں کے لیے ہمدردی اور فطری محبت کا ایسا جذبہ پیدا کر دیا ہے کہ ہر انسان اپنے بچے کی پوری محبت اور الفت سے بلکہ اسے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھ کر اس کی پرورش کرتا ہے پھر انسان چونکہ بطور امتحان دنیوی زندگی گزارنے آیا ہے اس لیے اس پر یہ ذمہ داریاں سب سے زیادہ عائد ہوتی ہیں۔ارشاد ربانی ہے:

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ. (۱۳)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تمہیں اختیار ہے جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ مگر اپنے مستقبل کی فکر کرو اور اللہ کی ناراضگی سے بچو خوب جان لو کہ تمہیں ایک دن اس سے ملنا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں عورت کو کھیتی سے تشبیہ دی ہے اور مرد اور عورت کا تعلق کسان اور کھیت کا سا ہے جبکہ نسل انسانی کا کسان اپنی کھیتی میں محض تفریح کے لیے جاتا بلکہ نسل کی پیداوار حاصل کرنے کے لیے جاتا ہے پھر اسے یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ اپنی نسل کو اخلاق و آدمیت کے جوہروں سے آراستہ کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچ جاؤں۔

4۔احساس ذمہ داری

عائلی نظام انسان کو فرائض کا احساس و شعور بخشتا ہے اور اس کو اپنی ذات میں مگن رہنے کی عادت سے نجات دلا کر معاشرہ میں اعتماد و اعتبار کا اہل بناتا ہے ازدواجی بندھن انسان کو آزادروی سے روکتا ہے اور اسے وسیع ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کی عادت پیدا کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس احساس ذمہ داری کو یوں بیان فرمایا:

کلکم راع و کلکم مسؤل عن رعیته. (۱۴)

تم میں ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

مزید فرمایا کہ:

والرجل راعٍ فی أھلہ ومسؤل عن رعیتہ والمرأة فی بیت زوجھا داعیة ومسؤلة عن رعیته. (۱۴)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مرد اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور وہی جواب دہ ہے اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور وہ جواب دہ ہے۔

5۔تربیت اولاد

عائلی نظام زندگی کا ایک اور اہم مقصد یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی جائے تربیت ایک ایسی چیز ہے جو کہ ایک مطلق انسان کو فاضل اجل بنا دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کے فرائض میں ایک فریضہ یہ بھی رکھا کہ وہ علوم سے سرشار ہوکر دنیا کی کامرانیوں سے محفوظ ہو اور دوسرا اس پر فرض عائد کر دیا گیا کہ وہ اپنی اولاد کو دین و دنیا کا علم جس کی استطاعت خود بھی دے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دعا وَقُل رَّبِّ زِدنِی عِلمًا (۱۶) سکھا دی۔

چونکہ ماں باپ کو اولاد اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے اس لیے بچوں کی تربیت والدین سے بڑھ کر کوئی اور نہیں کر سکتا بشرطیکہ وہ خود علوم سے متصف ہوں والدین کی گفتگو ان کی عادات، حرکات وسکنات بچہ کے ذہن وفکر پر نقش ہوتے چلے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں کہ:

بچے کے ساتھ نرمی اور شفقت کا سلوک اسے ذمہ دار اور باشعور بنا دیتا ہے اس کی اچھی تربیت اسے معاشرے کا اچھا فرد ثابت کرتی ہے۔(۱۷)

قرآن مجید کا یہ معجزہ ہے کہ اس کی تلاوت اگر ایک طرف انسان کو سرور اور روحانی خوشی دیتی ہے تو دوسری طرف وہ اس کے شعور کو تازگی اور فکر کو جلاء بخشتی ہے شخصیت کو باعلم کرنے اور اس کو نکھارنے اور سنوارنے کے متعلق قرآن پہلی اور ابتدائی تربیت ان الفاظ میں دیتا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ . اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ . الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ.(۱۸)

پڑھ اپنے پروردگار کا نام لے کر جس نے پیدا کیا جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے پیدا کیا پڑھ تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا اور انسان کو وہ علم سکھایا جو نہیں جانتا تھا۔

قرآن مجید کی یہ سورۃ دراصل انسانی تربیت کے دونوں پہلوؤں پر محیط ہے یعنی ایک وہ علم وتربیت جو ازخود اللہ نیا انسان کو دی اور جس کے ناطے وہ ازخود اپنا محاسبہ کرتا رہتا ہے اور اچھائی یا برائی کو اپناتا ہے۔

جہاں تک سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ تربیت یا شخصیت سازی کا تعلق ہے تو اس ضمن میں خود

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

قرآن کے الفاظ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ.(۱۹)

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی یہ دانائی اور حکمت سنت کی صورت میں مسلمانوں کے لیے یہ کہہ کر چھوڑ دی ہے کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب اور دوسری اپنی سنت۔

6۔بہتر تعلیم وتربیت

خاندان کا اہم جزو بچے ہوتے ہیں ان کی مناسب تعلیم وتربیت کرنا والدین کا ایک اہم فریضہ سمجھا جاتا ہے کیونکہ بچے قوم کا وجود اور مستقبل کے والدین ہوتے ہیں پھر معاشرہ انہی سے تشکیل پاتا ہے پھر جس طرح خاندان میں والدین اپنے بچوں کی تربیت کریں گے اسی طرح کے افراد اس معاشرے کے مرتب مواد ہوں گے نیز بچے کے ساتھ نرمی اور شفقت کا سلوک انہیں ذمہ دار اور حساس بنا دیتا ہے کوئی قوم جس طرح کا معاشرہ چاہتی ہوگی اسے اس طرح کے افراد تیار کرنا ہوں گے اور افراد کی تیاری میں بچپن کی تربیت بڑا دخل ہے۔

مشترکہ خاندانی نظام میں سب افراد مل کر رہتے ہیں۔دادا، دادی، چاچا، باپ کی بہنیں وغیرہ تو اس طرح بچے کو مناسب ماحول ملتا ہے اس لیے خاندانی نظام کی اصل قوت زوجین کی باہمی محبت اور بچوں کے ساتھ ان کی شفقت پر مبنی ہے۔

قرآن مجید میں بچوں کی تادیب کے سلسلہ میں بہت سی واضح صورتیں ذکر کی گئی ہیں۔ان میں سے ایک واضح صورت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کے لیے تادیبی صورت ہے۔حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو جو حکمت بھری باتیں اور تادیبی صورتیں تلقین کی ہیں وہ تربیتِ اطفال کے معاملہ میں اصل و بنیاد کا درجہ رکھتی ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ . وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْلِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ. وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ . يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ. وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ. (۲۰)

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بیٹا خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، بے شک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے، اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے کہ تو میرے اور اپنے ماں باپ کی شکرگزاری کیا کر، میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے، اور اگر تجھ پر وہ دونوں اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرا جس کی تیرے پاس کوئی دلیل نہ ہو تو ان کا کچھ کہنا نہ ماننا، اور دنیا میں ان کے ساتھ خوبی سے بسر کرنا اور اسی کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع کرے، پھر تم سب کو میرے پاس آنا ہے، پھر میں تم کو جتلا دوں گا جو کچھ تم کرتے تھے، بیٹا اگر کوئی عمل رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمان کے اندر ہو یا زمین کے اندر ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو حاضر کر دے گا، بے شک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین باخبر ہے، بیٹا نماز پڑھا کر، اور اچھے کاموں کی نصیحت کیا کر، اور برے کاموں سے منع کیا کر، اور تجھ پر جو مصیبت واقع ہو اس پر صبر کیا کر، یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر، اور زمین میں اترا کر مت چل بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے۔

بچوں کی دیکھ بھال کے سلسلہ میں بے شمار احادیث آئی ہیں۔ جن میں سے ایک حدیث کے نقل پر اکتفا کرتی ہوں:

ابوسلیمان بن مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے پاس بیس رات ٹھہرے رہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خیال ہوا کہ ہمیں اپنے گھر والوں سے ملنے کی خواہش ہوگی، لہذا ہم سے اس کے متعلق دریافت فرمایا کہ اپنے اہل وعیال میں سے کس کو پیچھے چھوڑ کر آئے ہیں؟ تو ہم نے اس کی اطلاع دی۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے نرم اور رحمدل تھے اس لئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے اہل وعیال کے پاس جاؤ اور انہیں تعلیم دو اور اچھی باتوں کا حکم دو اور اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک آدمی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اذان دے اور تم میں جو بڑا ہو وہ امامت کرے۔(۲۱)

7۔اطمینان وسکون کا حصول

آرام کسی ایک چیز کا نام نہیں بلکہ اس پرسکون زندگی کا نام ہے جس میں انسان کو ذہنی، بدنی اور مالی تینوں لحاظ سے اطمینان میسر ہو۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا.(۲۲)

اوراس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم آرام پاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان سے آرام پاؤ پرسکون زندگی تبھی ممکن ہے جب ازدواجی زندگی پرسکون ہو جب دونوں ایک دوسرے کو اچھی طرح جانیں ایک دوسرے کی ضروریات کا خیال رکھیں ایک دوسرے کی عزت کا خیال رکھیں ایک دوسرے کو سمجھے تو ہر طرف پرسکون ماحول ہوگا تو زندگی پرسکون گزر جائے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا.(۲۳)

وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے اور اُسی سے بنایا اس کا جوڑا تا کہ اس کے پاس آرام پکڑے۔

شادی کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مرد عورت کی رفاقت میں سکون، آرام اور راحت پائے شادی گھر کے لیے نوکرانی کا حصول نہیں ہے بیوی شوہر کو تسکین اور آرام مہیا کرتی ہے جس کے بدلے میں شریعت نے خاوند کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی دینی اور دنیوی ضروریات کا خیال رکھے اور انہیں احسن طریقے سے پورا کرے۔

عائلی نظام زندگی کا ایک اہم مقصد صحت مند معاشرے کا قیام ہے یہ اسی وقت وجود میں آسکتا ہے جب ہم ایک پاکیزہ معاشرہ تعمیر کرنے میں کامیاب ہوں اور پاکیزہ معاشرے کی تعمیر کے لیے ضروری ہے کہ ہم خاندانی نظام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور کامیاب بنائیں خاندانی زندگی کا آغاز شوہر اور بیوی کے پاکیزہ ازدواجی تعلق سے ہوتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ.(۲۴)

اور ہم نے ہر چیز کے دو جوڑے بنائے تا کہ تم دھیان کرو۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

8۔معاشی کفالت

عائلی نظام زندگی کا ایک اہم مقصد بہتر معاشی کفالت ہے خاندان کی بہتر معاشی کفالت اس صورت میں ممکن ہے جب مشترکہ خاندانی نظام سب افراد مل کر رہیں۔

خاندان ایک معاشرتی وحدت ہے جو جنسی کشش اور پوری و مادری محبت وجود پذیر ہوتی ہے اور ایک خاندان ایک ادارہ کی حیثیت سے وہ تمام فرائض سرانجام دیتا ہے جو اس کے افراد کی تکمیل اور خواہشات کی تسکین کی صورت پیدا کرتا ہے مثلاً خوراک، لباس اور مکان وغیرہ یہ ضروریات وہ ہیں جو بالکل ابتدائی دور کے ایک سادہ سے کسان خاندان میں پائی جاتی تھیں اور اب ان کے ترقی یافتہ معاشرے میں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً زرعی معاشرے میں بچے نعمت ہوتے وہ کھیتوں میں کام کر کے خاندان کی تقویت کا باعث بنتے اور خاندان ان بچوں کی دیکھ بھال کرتا تھا لیکن جدید معاشرتی زندگی میں بچے بوجھ بن گئے ہیں اس لیے ان کی کفالت کرنا خاندان اپنا فریضہ نہیں سمجھتا۔(۲۵)

9۔بزرگوں کی نگہداشت

عائلی نظام زندگی کا ایک اہم مقصد بزرگوں کی بہتر نگہداشت ہے۔خاندان کے عناصر ترکیبی میں والدین آتے ہیں جو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرتے ہیں اور ان کو معاشرہ کے قابل افراد بناتے ہیں جب وہی والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں تو پھر اولادان کا سہارا بنتی ہے اس کو ڈاکٹر خالد علوی اس طرح بیان کرتے ہیں:

> بوڑھے والدین خاندان کی تنظیمی بنیاد ہیں چونکہ والدین اپنی زندگی کا بہترین حصہ اولاد کی خدمت میں صرف کرتے ہیں اس لیے وہ بجا طور پر اس کے مستحق سمجھے جاتے ہیں کہ نوجوان اولاد ان کے بڑھاپے کا سہارا بنے۔(۲۶)

معاشرہ میں والدین خاندان کا لازمی جزو سمجھے جاتے ہیں ان کی خدمت کرنا اولاد کا فریضہ سمجھا جاتا ہے اس طرح بوڑھے افراد کو اس بات کا خطرہ نہیں رہتا کہ ان کو در در کی ٹھوکریں کھانی پڑیں گی ایک بہتر خاندان اپنے بوڑھے افراد کی دیکھ بھال اور ان کی بہتر نگہداشت کرتا ہے۔

مزید یہ کہ بعض قوموں میں خاندانی نظام کے ختم ہونے سے بوڑھے افراد کی دیکھ بھال نہیں کی جاتی بلکہ ان کے لیے houses old بنا دیے گئے ہیں جہاں ان کو داخل کروا کر نوجوان اولاد بے فکر ہو جاتی ہے جبکہ یہ ایک خطرناک رجحان ہے جس کو ایک بہتر عائلی نظام سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

خاندان میں مردوعورت کے تعلق کے بعد سب سے زیادہ اہم بچوں کی تربیت اور بزرگوں کی نگہداشت ہے ابتدائی اور زرعی معاشروں میں بچے چونکہ معاشی معاون ہوتے تھے اس لیے ان کا خاص خیال رکھا جاتا تھا ہر خاندان اولاد کی افزائش کے سبب معزز سمجھا جاتا تھا۔

10۔بہیمی قوتوں کا علاج

انسان کی بہیمی قوتیں اسے اکثر بے راہ روی کی طرف لیے جاتی ہیں اسلام نے ان بہیمی قوتوں کا علاج نکاح کی صورت میں کیا ہے جس سے انسان کی طبیعت میں اعتدال اور توازن پیدا ہوتا ہے اس طرح اسلام کا قانون ازدواج انسانی معاشرے کے افراد میں جائز درست اور پائیدار ربط پر زور دیتا ہے اور ان تمام ناجائز روابط کی نفی کرتا ہے جو جاہلیت قدیمہ یا جاہلیت جدیدہ میں پائے جاتے ہیں۔

اسلام ایک صالح معاشرہ استوار کرنا چاہتا ہے جس کی بنیاد نکاح ہے اسلام کے نزدیک پرسکون تمدن کا دارومدار نکاح پر ہے انسان کے جسمانی داعیات فطری میں ان کی تسکین کا مناسب اور بروقت انتظام مستحکم اجتماعی نظام کے لیے ضروری ہے نکاح کو نیکی قرار دیا ہے۔سید مودودیؒ کے بقول:

> انسان کے زوجین جو صنفی کشش ہے وہ حیاتیاتی حیثیت سے اسی نوعیت کی ہے جو دوسری انواع حیوانی میں پائی جاتی ہے ایک صنف کا ہر فرد صنف مقابل کے ہر فرد کی طرف حیوانی میلان رکھتا ہے اور تناسل کا زبردست داعیہ جو ان کی سرشت میں رکھا گیا ہے دونوں صنفوں کے ان تمام افراد کو ایک دوسرے کی طرف کھینچتا ہے جن میں تناسل کی صلاحیت بالفعل موجود ہو پس فاطر کائنات کا بنایا ہوا قانون انسان کی حیوانی فطرت کے اس کمزور پہلو سے بے پرواہ نہیں ہوسکتا کیونکہ اس میں صنفی استشار کی طرف شدید میلان چھپا ہوا ہے جو تحفظ کی خاص تدابیر کے سوا نہیں روکا جاسکتا اور ایک مرتبہ بے قابو ہو جائے تو انسان کو پورا حیوان بلکہ حیوانات سے بھی ارزل بن جانے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔(۲۷)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

> لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ. ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ. اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ. (۲۸)

> ہم نے بنایا آدمی، خوب اندازے پر پھر پھینک دیا اس کو نیچوں سے نیچے مگر جو یقین لائے اور عمل کیے اچھے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حوالہ جات وحواشی

۱-الرعد،۱۳:۳۸ ۲- النساء،۴:۲۴

۳-حقوق الزوجین،ادارہ ترجمان القرآن،پرائیویٹ لمیٹڈ،لاہور،۲۰۰۰ء،ص:۱۷-۱۸

۴-مسلم،ابوالحسن مسلم بن حجاج القشیری، الصحیح مسلم،کتاب النکاح باب استحباب النکاح لمن تاقت نفسه اليه و وجد مؤنه و اشتغال من عجز عن المؤن بالصوم،دارالسلام للنشر والتوزیع،الریاض،۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰م،رقم الحدیث:۳۴۰۰،ص:۵۸۶

۵-سچی باتیں،نفیس اکیڈمی،کراچی،۱۹۸۲ء،ص:۲۷

۶-عورت اسلامی معاشرے میں،اسلامک پبلیکیشنز،(پرائیویٹ)لمیٹڈ،لاہور،۲۰۰۹ء،ص:۳۸

۷-الروم،۳۰:۲۱ ۸-الاعراف،۷:۱۸۹

۹-البقرہ،۲:۱۸۷ ۱۰-تفہیم القرآن،ادارہ ترجمان القرآن،لاہور،۱۹۸۵ء،۱/۱۴۰

11. Aisha Lemn Fatima Heeren, Women in Islam, Islamic council of Europe, London,1978,P:16

۱۲- اسلام کا نظام عفت وعصمت، ادارہ الاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی،طبع اول،۱۹۷۵ء، ص:۸۴

۱۳-البقرہ،۲:۲۲۳

۱۴-الصحیح البخاری،کتاب الجمعۃ،باب الجمعۃ فی القری والمدن،دارالسلام للنشر والتوزیع،۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء، رقم احادیث:۸۹۳،ص:۱۴۴

۱۵- الصحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب تاویل قولہ تعالیٰ: من بعد وصیۃ یونی بھاأودین، رقم الاحادیث:۲۷۵۰،ص:۴۵۴

۱۶-طٰہٰ،۳۱:۱۱۴

۱۷-اسلام کا معاشرتی نظام،الفیصل ناشران وتاجران کتب،غزنی سٹریٹ اردو بازار،لاہور،جون ۲۰۰۵ء، ص:۲۴۵

۱۸-العلق،۹۶:۵-۱ ۱۹-الجمعہ،۶۲:۲ ۲۰-لقمان،۳۱:۱۳-۱۸

۲۱-سیدعبداللہ ناصح علوان،تربیت اولاد کا اسلامی نظام،علم وعرفان پبلشرز،لاہور۱۹۹۸ء،ص:۴۳۰

۲۲-الروم۳۰:۲۱ ۲۳-الاعراف،۷:۱۸۹ ۲۴-الذاریت،۵۱:۴۹

۲۵-اسلام کا معاشرتی نظام،ص:۱۵۷ ۲۶-ایضاً،ص:۱۵۷

۲۷-پردہ،اسلامک پبلی کیشنز(پرائیویٹ لمیٹڈ ۹،۱۳۰کورٹ سٹریٹ لوئر مال روڈ لاہور،مئی ۲۰۰۰ء،ص:۲۴۵

۲۸-التین،۹۵:۶-۴

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.